از عدالتِ عظمیٰ

شری ابھئے رام (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے ودیگران

بنام

یونین آف انڈیا ودیگران

تاریخ فیصلہ: اپریل 22,1997

[کے راماسوامی، ایس صغیر احمد اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون، 1894:

دفعہ 4(1)، 5A اور 6(1) وضاحت II - دفعہ 6(1) کے تحت اعلامیے کی اشاعت میں تاخیر — عدالتِ عالیہ کی جانب سے دفعہ 4(1) کے تحت جاری کردہ ایک مشترکہ نوٹیفکیشن پر بعض زمین مالکان کے حوالے سے حکم امتناعی جاری کیا جانا، اور عدالتِ عالیہ میں رِٹ درخواست گزاروں کے سلسلے میں صرف اس حد تک تنازع کو محدود کرنا کہ دفعہ 5-A کی عدم تکمیل کے باعث دفعہ 6 کے تحت جاری کردہ اعلامیہ کو کالعدم قرار دیا جائے- دیگر زمین کے مالکان کے حوالے سے اثر- اپیل گزاروں کو دفعہ 6 کے فقرہ کے ذریعے منع نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی اسے مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کی کسی غلطی سے ذائل کیا گیا ہے- اس حقیقت کے پیش نظر کہ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن ایک جامع ہے اور یکساں طور پر دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ بھی ایک جامع ہے، جب تک کہ دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ کو مکمل طور پر کالعدم نہ قرار دیا جائے، یہ اس طرح کام نہیں کرتا جیسے کہ پورے اعلامیے کو کالعدم کرنے کی ضرورت ہے- اس کے علاوہ، اپیل گزاروں نے دفعہ 5A کے تحت جاری کردہ نوٹس پر کوئی عذرات درج نہیں کیا تھا۔

دہلی ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنام سوڈان سنگھ و دیگران وغیرہ، 45(1991) دہلی لا ٹائمز 602 ایس سی، لاگو نہیں ہوا۔

یوسف بھائی نور محمد نینڈولیہ بنام ریاست گجرات و دیگر، [1991]4 ایس سی سی 531 اور بی آر گپتا بنام یو او آئی و دیگران، 37(1989) دہلی لا ٹائمز 150، حوالہ دیا گیا۔

الفاظ اور جملے:

"کارروائی یا کارروائی پر روک لگائیں"- کے معنی۔

یوسف بھائی نور محمد نینڈولیہ بنام ریاست گجرات و دیگر،[1991]4ایس سی سی 531؛ ہنس راج جین بنام ریاست مہاراشٹر و دیگران،(1993)4 جے ٹی 360؛ سنگپا گرولنگپا سجن بنام ریاست کرناٹک و دیگران،[1994]4ایس سی سی 145؛ گاندھی گرہ نرمن سہکاری سمیتی لمیٹڈ وغیرہ وغیرہ بنام ریاست راجستھان و دیگران،(1993)3 جے ٹی 194؛ جی نارائن سوامی ریڈی (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے و دیگر بنام حکومت کرناٹک و دیگر،(1991)3 جے ٹی 12 اور روشنارا بیگم وغیرہ بنام یو۔ او۔ آئی و دیگران،(1986)1 اعلی فیصلہ 6، حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3358، سال 1997۔

سی۔ ڈبلیو۔ نمبر 2657، سال 1985 میں دہلی عدالت عالیہ کے مورخہ 2.9.87 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے راجندر سچار اور بی آر سابھروال۔

جواب دہندگان کے لیے روبندر سیٹھی، وی بی سہارایہ، ششی کرن اور ڈی ایس مہرا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔ فریقین کے وکلاء کو سنا گیا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل دہلی عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے جو C. W. نمبر 85/2657 میں 2.3.1987 پر منظور کیا گیا تھا۔

حصول اراضی کے قانون، 1894 (مختصر طور پر "ایکٹ") کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن 5 نومبر 1980 کو شائع کیا گیا تھا جس میں کھرکسے گاؤں سمیت کئی دیہاتوں میں واقع 50,000 بیگھا کی بڑی حد تک زمین حاصل کی گئی تھی۔ کھرکی گاؤں کی زمین 1011 بیگھا ہے جس میں سے 25 بیگھا اپیل گزار کے قبضے میں ہیں۔ دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ 7 جون 1985 کو شائع کیا گیا تھا۔ اعلامیے کو چیلنج کرتے ہوئے عدالت عالیہ میں کئی رٹ درخواستیں دائر کی گئیں۔ بنیادی دلیل تھی کہ اعلامیہ 3 سال بعد شائع کیا گیا ہے، قانون کے ذریعہ ممنوع ہے۔ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن ختم ہو گیا ہے۔ اپیل گزاروں کی طرح، کئی افراد نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔ بالک رام گپتا بنام یونین آف انڈیا، سی ڈبلیو پی نمبر 85/1639 کیس کی مکمل بنچ نے 27 مئی 1987 کو فیصلہ دیا کہ دفعہ

4(1) کے تحت نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کی صداقت کو اس بنیاد پر برقرار رکھا گیا کہ کچھ زمین کے مالکان جن کی زمین دفعہ 4(1) کے تحت مشترکہ نوٹیفکیشن کے تحت آتی تھی، وہ پہلے ہی عدالت عالیہ سے رجوع کر چکے تھے اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کی اشاعت سمیت مزید کارروائی پر روک حاصل کر چکے تھے۔ نتیجے کے طور پر، ایکٹ کے دفعہ 6(1) کی وضاحت II کے عمل کے ذریعے عمل میں جاری رہنے کے لیے حاصل کی گئی روک کو خارج کر دیا گیا۔ اس کے مطابق، دفعہ 6 (1) کے تحت شائع ہونے والے اعلامیے کو قانون میں درست قرار دیا گیا۔ جب موجودہ رٹ پٹیشن سماعت کے لیے آئی تو عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے ایک حکم جاری کیا جس میں کہا گیا کہ اٹھایا گیا تنازعہ مکمل بنچ کے فیصلے میں شامل ہے اور ڈویژن بنچ کے سامنے کوئی اور نقطہ نہیں اٹھایا گیا یا اس پر بحث نہیں کی گئی۔ رٹ پٹیشن خارج کر دی گئی ہے۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش سینئر وکیل شری راجندر سچار کا کہنا ہے کہ عدالت عالیہ کے فل بینچ کی طرف سے لیا گیا نظریہ قانونی طور پر درست نہیں ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ اپیل گزاروں نے اپیل گزاروں کی رٹ پٹیشن کے زیر التواء کوئی روک حاصل نہیں کی تھی، دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ شائع کرکے آگے بڑھنے کے لیے کوئی ممانعت نہیں ہے اور اس لیے اعلامیہ تین سال مزید زیادہ شائع ہونے کی وجہ مزید قانون میں غلط ہے۔ انہوں نے مزید دعوی کیا کہ فل بینچ کا فیصلہ سنائے جانے کے بعد معاملہ ڈویژن بینچ کو بھیج دیا گیا، جس نے دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دیا کہ دفعہ 5A کے تحت دائر عذرات پر مناسب طریقے سے غور نہیں کیا گیا اور اس لیے دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کی اشاعت کو اس میں رٹ درخواست گزاروں کے حوالے سے کالعدم قرار دیا گیا۔ وہی فوائد اپیل گزاروں کو بھی ملنے چاہئیں۔ اس کی حمایت میں، انہوں نے دہلی ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنام سوڈان سنگھ و دیگران،(1991) دہلی لا ٹائمز 602 میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا۔ انہوں نے یوسف بھائی نور محمد نینڈولیہ بنام ریاست گجرات اور ایک اور، [1991]4 ایس سی سی 531 کے فیصلے سے بھی حمایت طلب کی۔ دوسری طرف مدعاعلیہان کے فاضل وکیل کا کہنا ہے کہ اپیل گزاروں نے دفعہ 5A کے تحت تحقیقات کے لیے حصول اراضی کے کلکٹر کے سامنے کوئی عذرات درج نہیں کیا ہے۔ اس لیے ان کے عذرات پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈویژن بنچ نے ترسیلات زر بھیجنے کے بعد رٹ درخواست گزاروں کی زمینوں کے حوالے سے اعلامیے کو کالعدم قرار دینے کے تنازعہ کو محدود کر دیا۔ لہذا، یہ صرف ان کے حوالے سے کام کرتا ہے نہ کہ ان افراد کے جو اس فیصلے میں معاشی فریق نہیں تھے۔ درحقیقت، بہت سے افراد نے ایوارڈ قبول کیا تھا، معاوضہ حاصل کیا تھا اور حوالہ طلب کیا تھا اور ان کے پاس تھا۔ لہذا، عذرات پر غور نہ کرنے کی بنیاد

پر دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کی اشاعت قانونی طور پر بری نہیں تھی۔ ان حالات میں فل بینچ کا نظریہ قانون کے لحاظ سے درست ہے۔

متعلقہ تنازعات کو مد نظر رکھتے ہوئے، جو سوال غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: کیا بالک رام گپتا کے معاملے میں ڈویژن بنچ اور مکمل بنچ کا نظریہ قانونی طور پر درست ہے؟ یہ ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن 5 نومبر 1980 کو شائع کیا گیا تھا اور دفعہ 6(1) کے تحت اعلامیہ 7 جون 1985 کو شائع ہوا تھا۔ لہذا، ظاہری طور پر، یہ تین سال سے زیادہ ہے جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 6(1) فقرہ کے تحت تصور کیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ: کیا کچھ افراد کی طرف سے حاصل کردہ روک دوسرے افراد کو دفعہ 6 کی وضاحت II کے تحت فائدہ پہنچائے گی؟ یہ دیکھا گیا ہے کہ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن 12 دیہاتوں میں واقع تمام زمینوں کے حوالے سے ایک مشترکہ نوٹیفکیشن ہے۔ مکمل بنچ نے پیراگراف 6 میں درج ذیل نوٹ کیا ہے:

"6. ہمارے سامنے کیس میں، دفعہ 6 کے تحت اعلامیے 27.5.1985، 6.6.1985، 7.6.1985 اور 26.2.1986 پر کیا گیا تھا (جس کی انفرادی تفصیلات یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے)۔ یہ واضح طور پر دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن کی تاریخوں سے تین سال کی مدت سے آگے ہے۔ 5.11.1980 اور 25.11.1980۔ انہیں دفعہ 6(1) فقرہ کے تحت حد سے واضح طور پر روک دیا گیا ہے جب تک کہ 1984 میں نئی تبدیل شدہ وضاحت کی شرائط کو استعمال کر کے مدت میں توسیع نہ کی جا سکے (جو کہ یہاں جواب دہندگان کی کوشش ہے)۔

اس نے پیراگراف 20، 21 اور 22 میں وقتاً فوقتاً عدالت کی طرف سے منظور کیے گئے مختلف احکامات کو اخذ کیا ہے جو درج ذیل ہیں:

"20. یہاں ان حکم امتناع کا حوالہ دینا مفید ہو سکتا ہے جن پر جواب دہندگان دفعہ 6 کے اعلانات کو وضاحت کے دائرہ کار میں لانے کے لیے انحصار کرتے ہیں۔ منی لال بنام لیفٹیننٹ گورنر، (سی ڈبلیو 426، سال 1981) میں جس میں 25.11.1980 کے نوٹیفکیشن کی صداقت کو گاؤں ستباری کے کچھ باشندوں نے چیلنج کیا تھا، درج ذیل عبوری حکم CM 668/81 میں 18.3.1981 پر منظور کیا گیا تھا۔

'........................ 27.4.1981 کے لیے مقدمہ۔ اس دوران، جواب دہندگان 1 اور 2 کو دفعہ 6 کے تحت کوئی اعلامیہ جاری کرنے سے روک دیا گیا ہے۔.................'

جب رٹ پٹیشن قبول کی گئی تو مذکورہ عبوری حکم کو 4.5.1981 پر مکمل کر دیا گیا۔

'........ درخواست گزاروں کی طرف سے ماسٹر پلان اور زونل پلان کی موجودہ شرائط اور تقاضوں، اگر کوئی ہوں، کی خلاف ورزی یا خلاف ورزی کی جائے تو جواب دہندگان کے مناسب حکام کو قانون کے مطابق کارروائی کرنے کی آزادی کے ساتھ 18.3.81 پر منظور کردہ حکم امتناع کو اگلے احکامات تک قطعی بنا دیا گیا ہے۔

یہ رٹ پٹیشن 15.11.1983 پر خارج کر دی گئی تھی (دیکھیں آئی ایل آر (1985) 1 دہلی-469 اے آئی آر (1984) این او سی 230)۔ لگونا فارمز (پی) لمیٹڈ بنام لیفٹیننٹ گورنر (سی ڈبلیو 1251/81) میں بھی، درخواست گزار نے 25.11.80 کے دفعہ 4 کے نوٹیفکیشن کی صداقت کو چیلنج کیا۔ رٹ پٹیشن 26.5.81 پر داخل کی گئی تھی جب CM 1717/81 میں درج ذیل شرائط میں ایک عبوری حکم بھی دیا گیا تھا۔

' 29.7.1981 کے لیے نوٹس۔ اس دوران، ہم دفعہ 4 کے تحت اعتراض شدہ نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 حصول اراضی کے قانون کے تحت اعلامیے کے نتیجے میں مزید کارروائی پر روک لگاتے ہیں۔

یہ حکم مورخہ 29.7.1981 کو قطعی (absolute) قرار دے دیا گیا، اور یہ آئینی درخواست (C.W.) دیگر متعدد آئینی درخواستوں کے ساتھ 15.11.1983 کو C.W. 426/81 کے ساتھ نمٹا دی گئی۔ مقدمہ Gogia بنام لیفٹیننٹ گورنر (C.W. 175/82) میں آئینی درخواست 21.1.1982 کو منظور کی گئی، اور اسی روز درخواست برائے عبوری حکم (C.M. 250/82) میں عبوری حکم جاری کیا گیا جس کے ذریعے مورخہ 25.11.1980 کے متنازعہ نوٹیفکیشن کی روشنی میں مزید کارروائیوں پر حکم امتناعی جاری کیا گیا۔ یہ حکم 4.3.1982 کو قطعی قرار دے دیا گیا" مدعاعلیہان کو یہ آزادی حاصل ہے کہ اگر مناسب سمجھیں تو اس عدالت سے اس حکم میں ترمیم کے لیے رجوع کریں"۔ یہ آئینی درخواست بھی 15.11.1983 کو C.W. 426/81 کے ساتھ نمٹا دی گئی، اگرچہ C.W. 175/81 کے فیصلے کے آغاز میں دی گئی مقدمات کی فہرست میں اس کا اندراج غالباً غلطی سے رہ گیا۔ اسی نوعیت کا ایک اور حکم 11.2.1982 کو C.M. 4514/81 میں جاری کیا گیا تھا، مقدمہ Ansal Housing & Estates Pvt. Ltd. بنام لیفٹیننٹ گورنر (C.W. 2451/81)، Vijay Narain بنام لیفٹیننٹ گورنر (C.W. 2450/81)، شریمتی Bherco Duggal بنام لیفٹیننٹ گورنر (C.W. 2468/81)، اور

Daryao Singh بنام لیفٹیننٹ گورنر (C.W. 2135/82) میں۔ مذکورہ بالا میں سے سوائے آخری کے، باقی تمام مقدمات 15.11.1983 کو C.W. 426/81 کے ساتھ نمٹا دیے گئے۔

21. سی ڈبلیو 2263/81 (بشمبر دیال بنام لیفٹیننٹ گورنر) میں سی ایم 4226/81 میں 30.9.81 اور 11.2.82 کے احکامات کے ذریعے تاریخ 5.11.1980 کے نوٹیفکیشن کے عمل کو اسی طرح کی شرائط میں روک دیا گیا تھا، جو کہ گاؤں تغلق آباد کے کچھ باشندوں کی طرف سے اوم پرکاش بنام لیفٹیننٹ گورنر، (سی ڈبلیو 1250/81) میں اسی طرح کے احکامات کے بعد دائر کی گئی ایک رٹ پٹیشن تھی۔ ان رٹ درخواستوں کو 15.11.83 پر بھی نمٹا دیا گیا۔ لیکن یہ فہرست مکمل نہیں ہے اور ایسا لگتا ہے کہ آج اس عدالت میں دیگر رٹ درخواستیں زیر التوا ہیں جن میں منظور شدہ حکم التوا امتناع نافذ ہے (مثال کے طور پر، سی ڈبلیو 861/82)۔

22. درخواست گزاروں کی جانب سے سی ڈبلیو 1203/82 (بدھ وہار ویلفیئر سوسائٹی بنام لیفٹیننٹ گورنر) میں کچھ احکامات کا حوالہ بھی دیا گیا ہے، حالانکہ یہ ایک رٹ پٹیشن تھی جس میں دفعہ 4 کے نوٹیفکیشن کے جواز کو چیلنج کیا گیا تھا۔ اس معاملے میں، عدالت نے 23.4.82 پر ایک عبوری حکم جاری کیا تھا جس میں "مدعاعلیہان کو اعتراض شدہ نوٹیفکیشن کے نتیجے میں مزید کارروائی کرنے سے روک دیا گیا تھا" اور یہ بظاہر، بعد میں رٹ پٹیشن کے نمٹارے تک مطلق قرار دیا گیا تھا۔ اس کے بعد درخواست گزار نے C. M. 315/84 کو 24.1.1984 پر یہ الزام لگاتے ہوئے منتقل کیا کہ "جواب دہندگان مذکورہ حکم التوا امتناع کی غلط تشریح کر رہے ہیں۔............... اور یہ کہہ رہے ہیں کہ مذکورہ حکم التوا امتناع پورے گاؤں رتھالہ کے حوالے سے ہے" اور اس لیے دعا کر رہے ہیں کہ چونکہ درخواست گزاروں نے صرف اپنی زمینوں کے حوالے سے ہی حکم التوا امتناع کی درخواست کی تھی، لہٰذا عدالت کو براہ کرم "23.4.1982 کے حکم التوا کو اس اثر سے واضح کرنا چاہیے کہ حکم التوا امتناع صرف درخواست گزاروں کی زمین کے حوالے سے ہے، جس کے خسرہ نمبروں کا ذکر رٹ پٹیشن میں کیا گیا ہے"۔ مذکورہ حیثیت کو یونین آف انڈیا نے چیلنج کیا تھا جس میں زور دیا گیا تھا کہ حکم التوا امتناع کو دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن دیا گیا تھا اور یہ مخصوص زمین کے حوالے سے نہیں تھا۔ دونوں فریقوں کو سننے کے بعد عدالت نے 24.2.1984 پر درج ذیل حکم جاری کیا۔

"......... ہم نہیں سمجھتے کہ وضاحت کی ضرورت ہے۔ سی ایم 1759/82 میں استدعا استدعا گزاروں کی زمین کے حوالے سے تھی۔ یہ لازمی طور پر اس بات کی پیروی کرتا ہے کہ ہم نے جو

عبوری حکم منظور کیا وہ درخواست گزاروں کے حوالے سے تھا۔ اس لیے مزید حکم کی ضرورت نہیں ہے۔"

22ج۔ درخواست گزار اس عدالت کے ذریعے سی ڈبلیو 861، سال 1982 (مانگوالا بنام چودھری) میں 7.8.1985 سی سی پی 85/152 پر منظور کردہ حکم سے بھی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ توہین عدالت کی درخواست اس لیے دائر کی گئی تھی کیونکہ جواب دہندگان نے مذکورہ نوٹیفکیشن کو چیلنج کرنے والے کچھ درخواست گزاروں کی درخواست پر حکم التوا امتناع کے قیام کے دوران دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن کے تحت آنے والی کچھ زمینوں کے حوالے سے دفعہ 6 کے تحت اعلان کیا تھا۔ عدالت نے مشاہدہ کیا:

'اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ سچ ہے کہ دیگر کارروائیوں پر روک تھی لیکن حصول اراضی کے معاملات میں یہ واقعی بے دخلی ہے جس کا نتیجہ ہے۔ اس موقف کے علاوہ، بڑی تعداد میں دیگر اراضی واضح طور پر دفعہ 4 اور 6 کے تحت نوٹیفکیشن کا موضوع تھی اور یہ توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ حکام ان کے سلسلے میں مزید حصول کی کارروائی میں تاخیر کریں۔

دفعہ 6 کے تحت محض نوٹیفکیشن درخواست گزاروں کے لیے تکنیکی طور پر درست نہیں ہو سکتا لیکن ہم اس بات سے اتفاق نہیں کر سکتے کہ یہ کسی بھی کارروائی کے لیے توہین عدالت کے مترادف ہے۔

یقیناً، جب تک حکم التوا امتناع برقرار رہے، درخواست گزاروں کو بے دخل نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کسی نے حکم التوا منظور کیا ہے۔................ بے دخلی کا حکم۔ برطرف کر دیا گیا۔"

بالآخر، تمام متعلقہ اعتراضات پر غور کرنے کے بعد، مکمل بنچ نے پیراگراف 30 اور 31 میں مشاہدہ کیا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

"30. دوم، جس کارروائی میں حکم امتناع حاصل کیے جاتے ہیں، اس کی نوعیت بھی فریقین تک محدود مقدمات کے پرانے انداز سے ان کے دائرہ کار اور اثر میں بہت مختلف ہے۔ دفعہ 4 کے نوٹیفکیشن کو رٹ درخواستوں میں چیلنج کیا جاتا ہے اور اب یہ طے شدہ قانون ہے کہ اس قسم کی کارروائی میں لوکس اسٹینڈائی کا اصول کافی حد تک کمزور ہے۔ کوئی بھی عوامی پرجوش شخص حصول کی کارروائی کے جواز کو عام بنیادوں پر چیلنج کر سکتا ہے اور جب وہ ایسا کرتا ہے تو قانونی چارہ جوئی بین فریقین کے لیے آسان نہیں ہوتی ہے۔ یہ ایک مفادِ عامہ کی قانونی چارہ جوئی ہے جو وسیع تر مفادات کو

متاثر کرتی ہے۔ نوٹیفکیشن کو چیلنج کرنے کی بنیادیں مخصوص زمیندار کے لیے کچھ بھی ذاتی نہیں ہو سکتی ہیں لیکن زائد، زمین کے مالکان کے تمام یا کافی بلاکس کے لیے مشترکہ بنیاد ہوتی ہیں۔ درحقیقت، اب ہمارے سامنے درج درخواستوں کا یہ گروپ عملی طور پر وہی تنازعات اٹھاتا ہے جس طرح دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن کو چیلنج کرنے والی رٹ پٹیشن کے پچھلے بیچ نے کچھ عام تنازعات اٹھائے تھے۔ اس دلیل کو قبول کرنا کہ چیلنجوں اور ان کی زمینیں عملی طور پر مشترکہ مفادات کے حامل افراد کو دوسری اننگز فراہم کریں گی۔ اگر ابتدائی چیلنج کامیاب ہو جاتا ہے، تو ان سب کو فائدہ ہوتا ہے؛ اور، اگر کسی وجہ سے ناکام ہو جاتا ہے و دیگر چیلنج اس وقت اٹھائی گئی بنیاد پر کامیاب ہو جاتا ہے، تو درخواست گزاروں کے پہلے بیچ کو بھی بالواسطہ طور پر فائدہ ہوتا ہے کیونکہ اس اسکیم پر جزوی عمل درآمد ناممکن ہے جس کے لیے حصول کا ارادہ کیا گیا ہے۔

"31. لہذا ہمیں مذکورہ بالا سیاق و سباق اور پس منظر میں دفعہ کی زبان اور زیر بحث حکم امتناع کو مکمل اثر دینا ہے۔ وضاحت میں لفظ "کوئی" کا استعمال اس کے دائرہ کار کو کافی حد تک بڑھاتا ہے اور واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ اگر کسی کارروائی یا کارروائی پر روک لگائی جاتی ہے تو کسی بھی صورت میں وضاحت طلب کی جا سکتی ہے۔ یہ پورے نوٹیفکیشن کے عمل پر مکمل روک ہو سکتی ہے یا ڈگری میں یا ان افراد یا زمینوں کے حوالے سے جزوی قیام بھی ہو سکتا ہے جن کے سلسلے میں یہ کام کرے گا۔ وضاحت میں استعمال ہونے والے الفاظ وسیع تر طول و عرض کے ہیں اور اس کی شرائط اور عمل کو صرف ان صورتوں تک محدود رکھنے کا کوئی جواز نہیں ہے جن میں قیام کا حکم التوا اصل میں حاصل کیا جاتا ہے۔"

اس کا اختتام پیراگراف 39 میں اس طرح ہوا:

"39. ہم، اوپر بیان کردہ وجوہات کی بناء پر، اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کی صداقت کا حساب لگانے میں قیام کے احکامات کے دوران کی مدت کو خارج کر دیا جانا چاہیے۔ جہاں تک 25.11.80 کے نوٹیفکیشن کا تعلق ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ دفعہ 6 کے اعلانات میں سے تازہ ترین 26.2.86 پر تھا۔ قیام کا حکم التوا (سی ایم پی 81/668 میں) 18.3.81 سے 15.11.83 یعنی 2 سال، 7 ماہ اور 27 دن کی مدت کے لیے چل رہا تھا۔ اس لیے وہ وقت پر تین سال کے علاوہ 2 سال 3 ماہ یعنی دفعہ 4 کے نوٹیفکیشن کے 5 سال 3 ماہ کے اندر جاری کیے گئے ہیں۔ جہاں تک 15.11.1980 کے نوٹیفکیشن کا تعلق ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ دفعہ 6 کے اعلامیے میں سے تازہ ترین 7.6.1985، یعنی دفعہ 4 کے نوٹیفکیشن کے 4 سال 7 ماہ بعد جاری کیا گیا تھا۔ سی ایم پی 81/4226 میں قیام کا حکم التوا

30.9.81 سے 15.11.83 یعنی 2 سال اور $1\frac{1}{2}$ مہینوں کے لیے فعال تھا۔ اس مدت کو خارج کر دیا گیا ہے اعلامیہ وقت کے اندر ہے۔ ہم اپنے سامنے زیر بحث اصل مسئلے کا جواب اسی کے مطابق دیتے ہیں۔"

اس کے مطابق، فل بینچ نے نوٹیفکیشن کی صداقت کو برقرار رکھا ہے۔ یہ سچ ہے، جیسا کہ مسٹر راجندر سچار نے دعوی کیا ہے کہ ڈویژن بنچ نے ترسیلات زر کے بعد دفعہ 6 کے تحت شائع ہونے والے اعلامیے کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔ عملی حصہ اس طرح پڑھتا ہے:

"دفعہ 5A کے تحت حصول اراضی کے کلکٹروں کے احکامات اور حصول اراضی کے ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت لیفٹیننٹ گورنر کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے ساتھ ساتھ مذکورہ بالا تمام رٹ درخواستوں میں حصول اراضی کی مزید کارروائی کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور لاگت کے ساتھ الگ کر دیا جاتا ہے۔ وکیل کی فیس کے دو سیٹ 1500 روپے پر ہوں گے کیونکہ درخواستوں کے گروپ کی سماعت بنیادی طور پر دو رٹ درخواستوں میں کی گئی تھی۔ جواب دہندگان نے تمام درخواستوں میں جوابی حلف نامے بھی دائر نہیں کیے ہیں کیونکہ جوابی حلف نامے کے ساتھ درخواستوں کے دو سیٹ مکمل کرنے پر اتفاق کیا گیا تھا۔ اصول کو مطلق بنا دیا جاتا ہے۔'پیروی کرنے کی وجوہات۔"

لہذا، بی آر گپتا بنام یو او آئی و دیگران، 37(1989) دہلی لا ٹائمز 150 میں دی گئی وجہ دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کی اشاعت کو منسوخ کرنے کے حوالے سے واضح ہے۔ اس طرح غور کے لیے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کچھ افراد کی طرف سے حاصل کی گئی روک جنہوں نے جواب دہندگان کو دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کی اشاعت سے منع کیا تھا، اپیل گزاروں سے متعلق مقدمات کے لیے یکساں طور پر قابل توسیع ہوگی؟ ہم اس بنیاد پر آگے بڑھتے ہیں کہ اپیل گزاروں نے اعلامیے کی اشاعت پر کوئی روک حاصل نہیں کی تھی لیکن چونکہ کچھ معاملات میں عدالت عالیہ نے درحقیقت انہیں، جیسا کہ اس سے پہلے یہاں نکالا گیا ہے، اعلامیے کی اشاعت سے منع کر دیا ہے، لازمی طور پر، جب عدالت نے درخواست گزاروں کی حمایت میں اعتراض شدہ احکامات میں اعلامیے کو محدود نہیں کیا ہے، تو افسران کو معاملات کے نمٹارے تک اپنے ہاتھ پیچھے رکھنا پڑے۔ درحقیقت، اس عدالت نے مختلف مقدمات میں روک یا کارروائی کے احکامات کو وسیع معنی دیا ہے، یعنی، یوسف بھائی نور محمد نینڈولیہ بنام ریاست گجرات و دیگر، [1991] 4 ایس سی سی 531؛ ہنس راج جین بنام ریاست مہاراشٹر و دیگران، (1993) 4 جے ٹی 360؛ سنگپا گرولنگپا سجن بنام ریاست کرناٹک و دیگران، [1994] 4 ایس سی سی

145 ؛ گاندھی گرہ نرمن سہکاری سمیتی لمیٹڈ۔ وغیرہ وغیرہ بنام ریاست راجستھان و دیگران ، (1993) 3 جے ٹی 194 ؛ جی نارائن سوامی ریڈی (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے ودیگر بنام حکومت کرناٹک ودیگر، (1991) 3 جے ٹی 12 اور روشنارا بیگم وغیرہ بنام یو۔ او۔ آئی و دیگران ، (1986) 1 اعلی فیصلہ 6۔ اس عدالت نے "کارروائی یا کارروائی پر روک" کے الفاظ کی وسیع پیمانے پر تشریح کی ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اس عدالت کی طرف مزید منظور کردہ کسی بھی قسم کے احکامات حکام کی طرف مزید آگے بڑھنے کے لیے ایک روک تھام کی کارروائی ہوگی۔ جب دفعہ 5A کے تحت تحقیقات کرنے کی کارروائی جاری کی گئی تھی اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیے پر سوال اٹھایا گیا تھا، لازمی طور پر جب تک کہ عدالت یہ قرار نہ دے کہ دفعہ 5A کے تحت تحقیقات مناسب طریقے سے کی گئی تھی اور دفعہ 6 کے تحت شائع کردہ اعلامیہ درست ہے، افسران کے لیے اس معاملے میں مزید آگے بڑھنے کے لیے کھلا نہیں ہوگا۔ نتیجے کے طور پر، کچھ کے سلسلے میں دی گئی روک کا اطلاق دیگران پر بھی ہوگا جنہوں نے اس سلسلے میں روک حاصل نہیں کی تھی۔ ہم دفعہ 5A کی تحقیقات اور عذراتات پر غور کے حوالے سے سابقہ ہدایت کی درستگی سے متعلق نہیں ہیں کیونکہ اسے مدعاعلیہ یونین نے چیلنج نہیں کیا تھا۔ ہم اس کی درستگی پر کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے، حالانکہ یہ شک کے لیے کھلا ہے۔

اس کے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے: کیا دوسرے معاملات کے سلسلے میں ڈویژن بنچ کے اعلامیے کو کالعدم قرار دینے سے اپیل گزاروں کو بھی فائدہ پہنچے گا؟ اگرچہ، پہلی نظر میں، فاضل وکیل دلیل پرکشش ہے، لیکن گہرائی سے غور کرنے پر، مسٹر سچار دلیل کو قبول کرنا مشکل ہے۔ جب ڈویژن بنچ نے واضح طور پر تنازعہ کو بنچ کے سامنے رٹ درخواست گزاروں کے اعلامیے کو کالعدم قرار دینے تک محدود کر دیا تو ضروری نتائج یہ ہوں گے کہ دفعہ 6 کے تحت شائع ہونے والے اعلامیے کو برقرار رکھا جائے۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ ڈویژن بنچ کے فیصلے سے پہلے، اپیل کنندگان کی عرضی خارج ہو گئی تھی اور اپیل کنندگان نے اس عدالت میں خصوصی اجازت کی عرضی دائر کی تھی۔ اگر یہ مکمل طور پر دفعہ 6 کے اعلامیے سے متعلق معاملہ تھا جسے عدالت عالیہ نے کالعدم قرار دے دیا ہے، تو لازمی طور پر اس سے دیگران کو بھی فائدہ ہوگا، حالانکہ انہوں نے کوئی درخواست دائر نہیں کی تھی، سوائے ان لوگوں کے جن کی زمینوں پر قبضہ کر لیا گیا تھا اور وہ تمام رکاوٹوں سے پاک ایکٹ کی دفعہ 16 اور 17 (2) کے تحت ریاست میں شامل تھے۔ لیکن یہ دیکھا گیا ہے کہ ڈویژن بنچ نے تنازعہ کو ڈویژن بنچ کے سامنے رٹ درخواست گزاروں کے حوالے سے دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کو کالعدم قرار دینے تک

محدود رکھا۔ لہذا، ڈویژن بنچ کے ذریعہ دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کو کالعدم قرار دینے کا فائدہ اپیل گزاروں کو حاصل نہیں ہے۔

یہ سچ ہے کہ اس عدالت کے ایک بنچ نے دہلی ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنام سوڈان سنگھ و دیگران وغیرہ میں اس طرح کی منسوخی کے اثر پر غور کیا ہے، جس کی اطلاع 45(1991) دہلی لاٹائمز 602 ایس سی میں دی گئی تھی۔ لیکن، بدقسمتی سے، اس معاملے میں پہلے مذکور فیصلے کا عملی حصہ اس عدالت کے نوٹس میں نہیں لایا گیا ہے۔ لہذا، اس میں موجود تناسب کا اس معاملے میں حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ یوسف بھائی نور محمد نینڈولیہ کے کیس (اوپر) میں، اس عدالت نے یہ بھی مشاہدہ کیا ہے کہ اس سے ان درخواست گزاروں کو فائدہ پہنچے گا۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن ایک جامع ہے اور یکساں طور پر دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ بھی ایک جامع ہے، جب تک کہ دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ کو مکمل طور پر کالعدم نہ قرار دیا جائے، یہ اس طرح کام نہیں کرتا جیسے کہ پورے اعلامیے کو کالعدم کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اپیل گزاروں نے دفعہ 5A کے تحت جاری کردہ نوٹس پر کوئی اعتراض درج نہیں کیا تھا۔

ان حالات میں، ان کے عذراتات پر غور کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، جیسا کہ دہلی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کیس (اوپر) میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ نے نشاندہی کی ہے، جس پر مسٹر سچار نے بھروسہ کیا ہے، اس کی کوئی درخواست نہیں ہے۔ اس طرح، ہم یہ مانتے ہیں کہ اپیل گزاروں کے اعلامیے کو دفعہ 6 کے فقرہ کے ذریعے روکا نہیں گیا ہے اور نہ ہی اسے مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کی کسی غلطی سے ذائل کیا گیا ہے۔

اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔